ایامِ مخصوصہ میں طلاق

غلام مصطفی ظہیر امن پوری حفظہ اللہ

ایامِ مخصوصہ میں طلاق مکروہ ہے، لیکن واقع ہو جاتی ہے، جیسا کہ:

❁ نافع رحمہ اللہ، سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں:

إِنَّهٗ طَلَّقَ امْرَأَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ : «مُرْهُ، فَلْيُرَاجِعْهَا، ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا، أَوْ حَامِلًا .

''انہوں نے حیض میں طلاق دی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں رجوع کا حکم دیجیے، پھر طہر یا حمل میں طلاق دیں۔''

(صحيح البخاري : 5252، صحيح مسلم :1471، واللفظ لهٗ)

«فَلْيُرَاجِعْهَا» کے الفاظ واضح طور پر وقوعِ طلاق کا پتا دے رہے ہیں، اگر طلاق واقع نہیں ہوئی تھی تو رجوع کیسا؟ امام بخاری رحمہ اللہ نے ان الفاظ پر یوں تبویب فرمائی ہے:

بَابٌ إِذَا طُلِّقَتِ الْحَائِضُ تَعْتَدُّ بِذٰلِكَ الطَّلَاقِ .

''حائضہ کو دی گئی طلاق شمار ہوگی۔''

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

طَلَّقْتُ امْرَأَتِي، وَهِيَ حَائِضٌ، فَأَتٰى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَهٗ، فَقَالَ : «مُرْهُ، فَلْيُرَاجِعْهَا، فَإِذَا طَهُرَتْ؛

فَلْيُطَلِّقْهَا إِنْ شَاءَ»، قَالَ : فَقَالَ عُمَرُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَفَتُحْتَسَبُ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ؟ قَالَ : «نَعَمْ» .

''میں نے حیض میں طلاق دی۔(میرے والدِ گرامی) سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر پوچھا،تو فرمایا: انہیں رجوع کا حکم دیں، پھر طلاق دینا چاہیں تو طہر میں دیں۔سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا اس طلاق کو شمار کیا جائے گا۔فرمایا: جی ہاں۔''

(سنن الدارقطني : 5/4، السنن الكبرٰى للبيهقي : 326/7، وسندهٗ حسنٌ)

❁ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں :

''میں نے حیض میں طلاق دی۔سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک طلاق شمار کیا۔''

(مسند الطيالسي : 68، مسند عمر بن الخطّاب لابن النجّاد :1، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں؛

حُسِبَتْ عَلَيَّ بِتَطْلِيقَةٍ .

''یہ ایک طلاق شمار ہوئی۔''(صحيح البخاري : 5253)

نیز فرماتے ہیں :

فَرَاجَعْتُهَا، وَحَسِبْتُ لَهَا التَّطْلِيقَةَ الَّتِي طَلَّقْتُهَا .

''میں نے رجوع کرلیا اور اسے طلاق شمار کیا۔''

(صحيح مسلم :1471)

❁ انس بن سیرین رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں :

سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، قَالَ : طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ،

فَذَكَرَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «لِيُرَاجِعْهَا»، قُلْتُ: تُحْتَسَبُ؟ قَالَ: «فَمَهْ؟».

''میں نے سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بیان کرتے سنا: میں نے حیض میں طلاق دی۔(میرے والدِ گرامی) سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رجوع کریں۔میں (انس بن سیرین) نے عرض کیا: کیا یہ طلاق شمار ہوگی؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو اور کیا؟''

(صحيح البخاري: 5252، صحيح مسلم: 1471)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَقَوْلُهُ: فَمَهْ؛ أَصْلُهُ فَمَا، وَهُوَ اسْتِفْهَامٌ، فِيهِ اكْتِفَاءٌ، أَيْ فَمَا يَكُونُ إِنْ لَمْ تُحْتَسَبْ؟ وَيُحْتَمَلُ أَنْ تَكُونَ الْهَاءُ أَصْلِيَّةً، وَهِيَ كَلِمَةٌ تُقَالُ لِلزَّجْرِ، أَيْ كُفَّ عَنْ هٰذَا الْكَلَامِ، فَإِنَّهُ لَا بُدَّ مِنْ وُّقُوعِ الطَّلَاقِ بِذٰلِكَ، قَالَ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ: قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ: فَمَهْ؛ مَعْنَاهُ فَأَيُّ شَيْءٍ يَّكُونُ إِذَا لَمْ يُعْتَدَّ بِهَا، إِنْكَارًا لِّقَوْلِ السَّائِلِ: أَيُعْتَدُّ بِهَا؟ فَكَأَنَّهُ قَالَ: وَهَلْ مِنْ ذٰلِكَ بُدٌّ؟.

''«فَمَهْ» اصل میں فَمَا تھا۔یہ استفہام ہے جس میں اکتفا ہوتا ہے۔مراد یہ ہے کہ اگر طلاق کو شمار نہیں کیا جائے گا تو اور کیا ہوگا؟ یہ بھی ممکن ہے کہ ہا اصلی ہو اور یہ کلمہ ڈانٹ کے لیے بولا جاتا ہو،یعنی یہ بات نہ کرو، کیونکہ اس صورت میں طلاق کا واقع ہونا لازمی امر ہے۔حافظ ابن عبد البر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدنا ابن عمر کے اس فرمان کا مطلب یہ تھا کہ حیض میں دی گئی طلاق

شمار نہیں کی جائے گی تو اور کیا ہوگا؟ یہ اس سوال کا جواب ہے کہ کیا یہ طلاق شمار ہوگی؟ گویا انہوں نے فرمایا کہ اس طلاق کے وقوع میں کوئی شبہ نہیں۔''

(فتح الباري : 352/9)

❁ یونس بن جبیر رحمہ اللہ کا بیان ہے:

قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ : رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ؟ فَقَالَ : تَعْرِفُ ابْنَ عُمَرَ؟ إِنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ، فَأَتٰى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ، فَأَمَرَهٗ أَنْ يُّرَاجِعَهَا، فَإِذَا طَهُرَتْ فَأَرَادَ أَنْ يُّطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا، قُلْتُ : فَهَلْ عَدَّ ذٰلِكَ طَلَاقًا؟ قَالَ : أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ؟

''میں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا: کوئی حیض میں طلاق دے تو؟ کہا: کیا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو جانتے ہیں؟ انہوں نے حیض میں طلاق دی تھی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجوع کا حکم دیا تھا اور فرمایا تھا کہ دوبارہ طلاق کا ارادہ ہو تو طہر میں دیں، میں نے پوچھا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حیض کی طلاق شمار کی تھی؟ کہا: ان کی عاجزی اور ناسمجھی نے طلاق ساقط کر دی ہے؟

(صحيح البخاري : 5258، صحيح مسلم :1431)

❁ حافظ ابن عبد البر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَرَأَيْتَ لَوْ عَجَزَ بِمَعْنٰى تَعَاجَزَ عَنْ فَرْضٍ آخَرَ مِنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ، فَلَمْ يُقِمْهُ، أَوِ اسْتَحْمَقَ فَلَمْ يَأْتِ بِهٖ، أَكَانَ يُعْذَرُ فِيهِ ؟

''اگر وہ اللہ تعالیٰ کے فرائض میں سے کسی اور فرض میں سستی کرے، اسے

درست طریقے سے ادا نہ کرے یا حماقت کرے اور اسے ادا ہی نہ کرے، تو کیا اس بارے میں اس کا عذر قبول ہوگا؟''

(التمہید : 66/5)

❁ شارحِ صحیح مسلم، حافظ نووی رحمہ اللہ (631-676ھ) لکھتے ہیں :

مَعْنَاهُ : أَفَيَرْتَفِعُ عَنْهُ الطَّلَاقُ وَإِنْ عَجزَ وَاسْتَحْمَقَ؟ وَهُوَ اسْتِفْهَامُ إِنْكَارٍ، وَتَقْدِيرُهُ : نَعَمْ، تُحْسَبُ وَلَا يَمْتَنِعُ احْتِسَابُهَا لِعَجْزِهِ وَحَمَاقَتِهِ.

''ان الفاظ کا معنیٰ یہ ہے کہ کیا ان کی سستی اور نافہمی کی بنا پر طلاق کا حکم ختم کر دیا جائے گا؟ یہ استفہام انکاری ہے۔اصل میں یوں ہے : ہاں، طلاق شمار کی جائے گی، ان کی سستی اور ناسمجھی کی بنا پر طلاق کا نفاذ روکا نہیں جا سکتا۔''(شرح صحیح مسلم : 66/10)

❁ یونس بن جبیر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ : طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ، فَأَتٰى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ، فَقَالَ : «لِيُرَاجِعْهَا، فَإِذَا طَهُرَتْ، فَإِنْ شَاءَ فَلْيُطَلِّقْهَا»، قَالَ : فَقُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ : أَفَتُحْتَسَبُ بِهَا؟ قَالَ : مَا يَمْنَعُهُ؟ نَعَمْ، أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ.

''میں نے سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بیان کرتے سنا : میں نے حیض میں طلاق دی۔سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

وہ رجوع کریں ،اگر دوبارہ طلاق دینے کا ارادہ ہوتو طہر میں دے، میں نے عرض کیا : یہ طلاق شمار ہوگی؟ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا : اس میں مانع کیا ہے؟جی ہاں،شمار ہوگی۔ اگر وہ سستی اور حماقت کرتا ہے تو کیا اس کا عذر قبول ہوگا؟''

(مسند الإمام أحمد : 79/2، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ انس بن سیرین رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں :

سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ امْرَأَتِهِ الَّتِي طَلَّقَ، فَقَالَ : طَلَّقْتُهَا وَهِيَ حَائِضٌ، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِعُمَرَ، فَذَكَرَهٗ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ : «مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا، فَإِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا لِطُهْرِهَا»، قَالَ : فَرَاجَعْتُهَا، ثُمَّ طَلَّقْتُهَا لِطُهْرِهَا، قُلْتُ : فَاعْتَدَدْتَّ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ الَّتِي طَلَّقْتَ وَهِيَ حَائِضٌ؟ قَالَ : مَا لِيَ لَا أَعْتَدُّ بِهَا، وَإِنْ كُنْتُ عَجَزْتُ وَاسْتَحْمَقْتُ .

''میں نے سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ان کی بیوی کے بارے میں پوچھا جسے انہوں نے حیض میں طلاق دی تھی۔کہا : میں نے حیض میں طلاق دی۔یہ بات سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ذکر کی گئی تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : انہیں رجوع کاحکم دیں ،دوبارہ طلاق دینے کا ارادہ ہوتو طہر میں دیں، میں نے رجوع کیا اور طہر میں طلاق دی۔عرض کیا : کیا آپ نے حیض میں دی گئی طلاق شمار کی تھی؟ کہا: اگر چہ میری عاجزی اور کم فہمی تھی،لیکن اسے شمار کیوں نہ کرتا؟۔''

(صحيح مسلم :11/1471)

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا ایک اور فتویٰ ملاحظہ فرمائیں :

نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں :

إِنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ، فَقَالَ : طَلَّقْتُ امْرَأَتِي ثَلَاثًا، وَهِيَ حَائِضٌ، فَقَالَ : عَصَيْتَ رَبَّكَ، وَفَارَقْتَ امْرَأَتَكَ .

''ایک شخص نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے فتویٰ طلب کیا : میں نے اپنی بیوی کو حیض میں تین طلاقیں دی ہیں۔فرمایا : آپ نے اپنے ربّ کی نافرمانی کی ہے اور اپنی بیوی کو فارغ کر دیا ہے۔''

(السنن الکبریٰ للبیهقي : 336/7، وسندهٗ حسنٌ)

❁ راویٔ حدیث، عبیداللہ بن عمر، عمری رحمہ اللہ کہتے ہیں :

وَكَانَ تَطْلِيقُهُ إِيَّاهَا فِي الْحَيْضِ وَاحِدَةً، غَيْرَ أَنَّهُ خَالَفَ السُّنَّةَ .

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حیض میں دی گئی طلاق ایک شمار ہوئی تھی، اگرچہ طلاق سنت کے مطابق نہ تھی۔''

(سنن الدارقطني : 6/4، مسند عمر بن الخطّاب، تحت الحديث : 3، وسندهٗ حسنٌ)

❁ امام عطا بن ابی رباح، امام زہری، امام ابنِ سیرین، امام جابر بن زید رحمہم اللہ (مصنّف ابن أبي شيبة : 5/5، وسندهٗ صحيحٌ) اور دیگر محدثین وائمہ دین حیض میں طلاق کو مؤثر سمجھتے تھے۔

اگرچہ حیض میں طلاق مسنون نہیں، لیکن خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نافذ بھی کیا ہے، صاحبِ واقعہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی اسے طلاق شمار کیا اور راویٔ حدیث عبیداللہ بن عمر عمری رحمہ اللہ بھی اسے ایک طلاق قرار دیتے ہیں، لہٰذا اس کے وقوع میں کوئی شبہ نہیں رہا۔

تنبیہ!

سنن ابو داود (2185) میں یہ الفاظ ہیں:

فَرَدَّهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يَرَهَا شَيْئًا .

''آپ ﷺ نے اس کو لوٹا دیا اور اسے کچھ نہیں سمجھا۔''

اس سے بعض اہل علم کو شبہ ہوا کہ شاید آپ ﷺ نے اسے طلاق شمار نہیں کیا۔لیکن رسول اللہ ﷺ کے درجِ بالا فرمانِ گرامی،سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے فہم اور راویٔ حدیث عبید اللہ بن عمر عمری رحمہ اللہ کی فقہ کے مطابق اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ نے حیض میں طلاق شمار تو کی،لیکن مستحسن نہیں سمجھی۔اصل عبارت یوں ہے:

وَلَمْ يَرَهَا شَيْئًا مُّسْتَقِيمًا .

''آپ ﷺ نے اسے اچھا کام نہیں سمجھا۔''

سنن نسائی (3427) میں صحیح سند کے ساتھ یہ الفاظ ہیں:

طَلَّقَ امْرَأَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ، فَرَدَّهَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى طَلَّقَهَا وَهِيَ طَاهِرٌ .

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حیض میں طلاق دی تو نبی اکرم ﷺ نے رجوع کا حکم دیا،انہوں نے حالتِ طہر میں پھر طلاق دے دی۔''

مطلب یہ کہ پہلی طلاق واقع ہو جانے کے بعد سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمانِ نبوی کے مطابق رجوع کیا،اس کے بعد حالتِ طہر میں دوسری طلاق دی۔اس طرح تمام روایات میں تطبیق ہو جاتی ہے۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ (242-319ھ) فرماتے ہیں:

وَكُلُّ مَنْ نَّحْفَظُ عَنْهُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَّا نَاسًا مِّنْ أَهْلِ الْبِدَعِ لَا يُقْتَدٰى بِهِمْ .

''جن اہل علم کو ہم جانتے ہیں سبھی نے یہ کہا کہ حیض میں طلاق واقع ہو گی، البتہ بعض اہل بدعت نے اس کے خلاف کہا ہے، ان کی بات نا قابل التفات ہے۔''

(الإشراف : 187/5)

حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

وَإِنْ كَانَ الطَّلَاقُ عِنْدَ جَمِيعِهِمْ فِي الْحَيْضِ بِدْعَةٌ غَيْرُ سُنَّةٍ، فَهُوَ لَازِمٌ عِنْدَ جَمِيعِهِمْ، وَمُخَالِفٌ فِي ذٰلِكَ إِلَّا أَهْلُ الْبِدَعِ .

''اگرچہ سب اہل علم کے ہاں حیض میں دی گئی طلاق بدعت اور غیر مسنون ہے، لیکن سب کے نزدیک واقع ہو جائے گی۔ صرف اہل بدعت نے اس کی مخالفت کی ہے۔''

(التمهيـــد لما في المؤطّأ من المعاني والأسانيد : 58/15)

خلاصۃ التحقیق :

صحیح حدیث، سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے اپنے بیان، راویٔ حدیث عبید اللہ عمری رحمہ اللہ کے فہم اور ائمہ دین کی تصریحات سے ثابت ہوا کہ حالتِ حیض میں دی گئی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔